

А. А. А. А.

مجموعہ شمسہ
A-334

بسم اللہ الرحمن الرحیم
موجب عقاید و پرنسپل صاحب
مجموعہ نگار بن فارسی سہی اردو میں
اگرہ اسکول لب سو سکینی کبی سہی
لہر چاہی بنا اگرہ کی شہجوں کی چاہہ خانہ میں

چہتی فصل اور بار بار کی ہنس رہی ہیں کہ مری فصل زمین سے اٹھ رہا

بیاں میں چہتیر فصل زمین کے حرکت میں چوتھی فصل زمین سے

رواجی خواہ اور سیاری میں انکی اکثر حالت ہر پنجویں فصل شایع کیا

کی بیاں میں چہتی فصل جو زہر ہر ہفت ہفتی پوچھا، دیکھی بیاں ہر

ساتویں فصل کو اک نواب کے چند قاید و غلیر

کھینچیں۔ لیکن برابر ہوں اس نقطہ کو مرکز یعنی مرکز اور جو خط مرکز سے
محیط تک پہنچی اسے قطر اور قطر دایرہ کی دو ٹکڑی برابر کی گئی کہ تراپی

مقدار اندازہ ۴

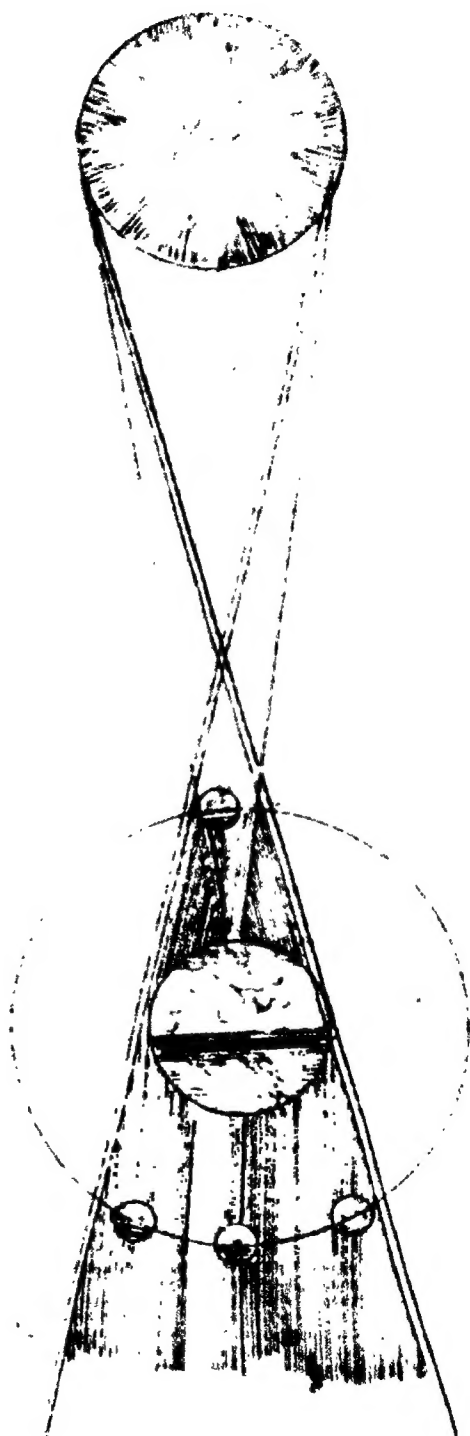
زمین پر اس کا نصف کرہ ہے انتظام کی گئی بنائی ہیں اور ستارے کی شکل
چاند سورج وغیرہ کی اس کی زمین اور فضا کی حالت کی واسطہ آسمان وغیرہ ضرب
ہستہ اوتار اس طرف الٹی جاتی ہے مرکز یعنی حکم جنوں کو خوب محفوظ
کے باقی اور اس کے علاوہ یہ کہ زمین کے مرکز میں آبی اور گرجہ مسلم ریاضی
کی ٹکڑی ٹکڑی بنائے زمین کو دیکھ کر زمین کی بہت و بین زمین جو حال ہے
حالت جیسی ہیں و زمین و آب اور وہ اس کے ساتھ
فیوضی منہ کی سیلابی ہیں وہی ٹکڑی وہی ٹکڑی کی صورت میں

کجابه نامی پی پیکر که جفا و صوف در باکی اک سیمه معین سبی زمین با
 سبزه کی اراده جهانم بهوار بودی مزیدون سل جفا من منغب
 کی زمین کی سره بر کرا خراسی منضم بر جهانمی روانه دی نی آهنگی نزد
 بس سرزمین سره کی نخل نبوی هونو سبک پی نه هوناکس نی که دل
 بی سیم بر سبی دلی کی حرکت من مونی یا اوس ی که که کی می تر جهان
 یا با انقض کی اور جسم در باکی سادگی من مغایر مونا بی دوری با جفا
 انکی تهر من سن تا به دنیا که نزدیک آه جانی نو نور ایمی در
 سنی که سنی دین او به بنیاد و سبی نی کت محمود نو می
 که استون و دین ملی آه دین دنیای او به سر آه
 نا به من ای او ساسی صاف ظاهر مونا می که باکی ماکره بی

کون ہی اور جو کہ علم حبیب سی نام ہی کہ زمین پانی ہی مریضی بہری
 ہوئی ہی تو بہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہی کہ جسم محبط کو کول ہو پر اسکا محاذ اب
 نہ رہتی اگر محبط کول ہی نہ تھا ہی کول ہو گا اس ہی نام بعد از
 ہی کول ہی نہ رہی کہ علم حبیب سی نام ہی کہ بہر کی ذلت
 یعنی کہ آسمان پر جو زمین چاند اور سورج شامل آہوئی ہیں
 سورج اور چاند کی ہیج حاصل ہوئی ہی اور زمین کا سایہ چاند پر جو سورج
 کی نخل ہی نہوڑا بہت بڑی اس سب سی اثبات روشنی
 کہی بالکل اور یہی اتنی خباہت سا یہ دفعہ ہو مانتا ہر جن بھی
 ہی اور جو کہ چاندین روشنی بالکل سورج ہی کی ہوئی ہی زمین کی حالت
 وہی چہ چاہی اور اس سب ہی اور کسوف عارض ہوتا ہی

١٢

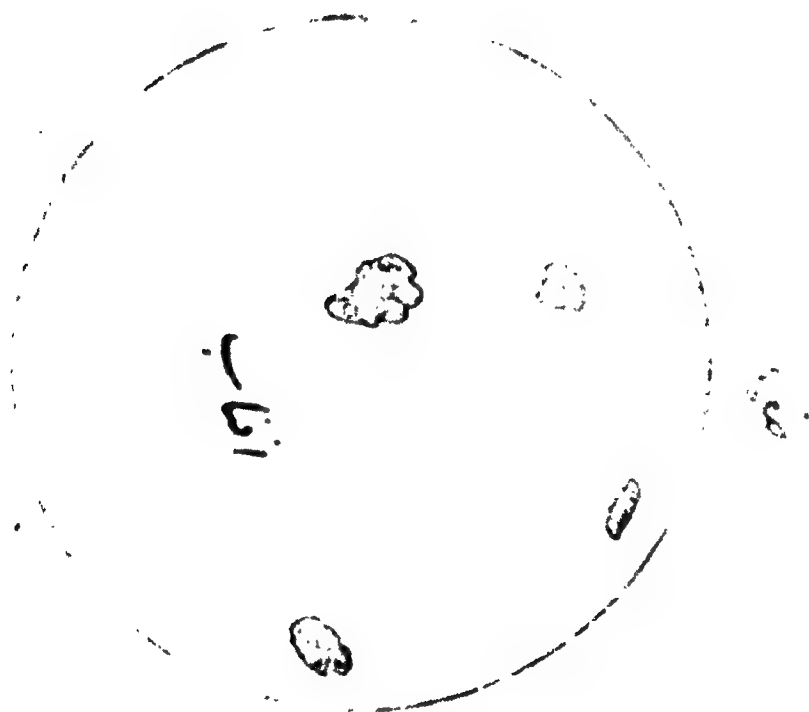
مجموعه
آفتاب در امتداد طالعین



کی دایرہ کی مقدار چھ سو سنی بن جائے گا چھ سو گز اگر شری بن اب دے گا
 کی سیل ہوئی بن اور بار چھ سو سنائی کوں کا اب دے گا جو بنائی اس
 حساب سے زمین کا دایرہ سیل اگر شری بنائی اور کوں دے سنائی بنائی اس پر
 بن اب شری نقل بادائی بنائی کہ ماسون دشاہ بن اب حکیم جو شری بنائی
 کا جو نامہا کسی بہ سوال کیا کہ حضرت کدست زمین کدے کی سطح پر
 جو حکیم بنی و جواب چھ سو بنائی بن کہ کہن کی زمین ساوی سطح بنی
 بنی بادشاہ بنی ہا مبری دشت بن صحرائی بنارین ساوی سطح بنی
 حکیم کوں کی عہد او بنی کہ چلی، بادشاہ کوں راغما دہنا بنی ہا مری اور
 اسی چل کی طرف روانہ ہو کر اس کی اب قانون بن ہو گیا اور دور میں
 جو دہنا معلوم ہے کہ وہاں جس دایرہ کی بہ نسبت قطب شمالی اور بنائی امر

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

MR. TAYLOR'S LIBRARY



منہم ہر بیچ نماز کراہت کی مہینہ باندھ دیا اور کسی کسی کا سر نہایت

پس خبر سبب انحال با حرفت از خود و بی کسی نام یوسف زید و ماک

منجھ کا رویہ اور پہن دوسری ایسی ہے کہ کہہ بہرہ دوسری محبت ہے، خود ہی

از سی و چندی تب من جمله سببی و فحش بود و چون دیگران نوسوم بود که بهی

سکونت نہ کرے وہ تو یہودی پس اس کی جائے پناہ کسی جائیداد کے

۳۷ میل و روٹ کی سی اور ظاہری کی نہ سما کی بی درجہ میں سے سائنٹر

اسلمی کے اسمان کا بارہ برج ہیں اور ہر ایک برج کی بنیاد چھ سو ستتر

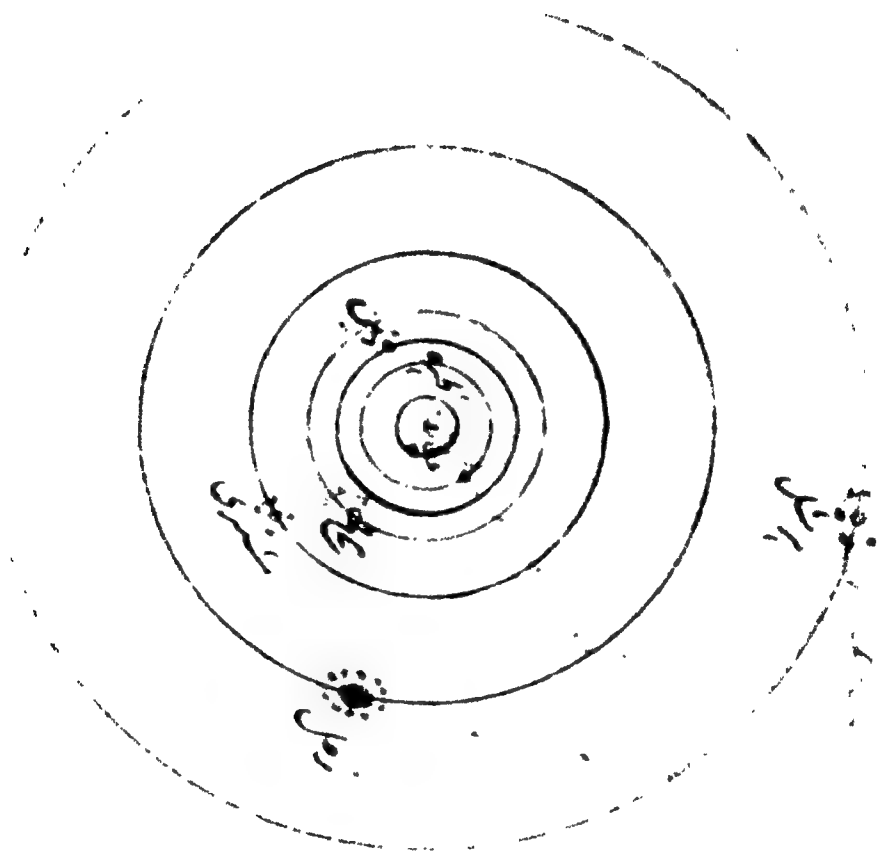
۶۰۔ یہ نیکو جو اسکاں اور جان میں اور دولت میں غریب و حاصل

غرب چو بس خیزد بل غمی آید تیر فرسخ دوری حیدر و هانسی دلی

پیر کے ہم جانب میں حال تو بادشاہ کی خدمت میں مرشدیادشاہ فی بد امرات

نصف شمالی و وسطی و دوسری با جہم کو زمین کو فذ کی طرف بھاگو وہ جہم
 ہی سی قطب سے نیچے خانہ حکیم کی دکانی جا کر وہ ہی محل سے نوبہ سنوڑتے
 وہ ہی پادشاہی وقت ہند کو حکیم کی بات پر نصیب ہوا جو وہ وقت کہ فذ
 اسنو ہی شمال کی طرف ہی جہم کی دکان میں شمال کی طرف حرکت بھاگو
 انہی درجہ بدرجہ قطب شمالی زیادہ ہندو معلوم ہوا اور اگر جنوب کی
 طرف میں نوا کی طرف نظر میں آتا اور اس طرح جو وہ وقت کہ فذ
 دکان کی طرف ہی جہم کی دکان میں جنوب کی طرف متحرک ہوئی اس وقت
 قطب جنوبی ہی زیادہ مرفوع معلوم ہوا اور اگر شمال کی جانب دکان
 جہم کی نوا کی نصیب و فزع میں آتا ہو گیا ہو تو ہی سا فذ اسنو کی بنیاد
 کر کی جنوب کی جانب چلی ہو شک کی نظر سے قطب شمالی کی جانب

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY



اور درجہ درجہ مخالفہ الٰہی برابرا شافی قطب مغربی اسی نظر میں نامہ جابجا

مورسہ پرچم اگر خط استوائی نہ ظرف طبعاً نقطہ جنوبی کو نہ جہاں قافض

نہری فصل زمین کی حرکت ہی یا نہیں حرکت زمین کی حرکت کا ثابت کرنے پر

اسلام کی مصنفت کے ہیں کرنی ہر خوف ہی نوجا شا جاسی نہ مٹا مٹ گیا :

سب سے بڑی سوج کی گڑھ حبشہ پر تھی جن میں ان سب کا روک نام محمد رفیع

برعایت دوری و زبردستی کیا کہی جانی میں۔ عمارت ریزہ جس طرح

وہاں کو سب سے پہلے منشی بڑے جیسے انجنیئر

و زمرہ کو سخی ہستی میں کسو سہراں و دو کھا دایرہ درجین و سر کی اندری

در باغی هکانه، هم عوی کرسی بن کعبه کداهی دایره زینت مهر و سی برهن نور

نور مغنیات ان سب ساروں کا دایرہ و فائز گزری اس مجموعہ کو مجموعہ نمبر ۱

[illegible]

پہاڑی جن اور اس مقام پر دو بانوں کا گھان بونا بی اکٹوبہ کہ اقباب
 اور اور بسیار چاہی ہم دیکھنی جن پر روزہ مشرق سی مغرب کی طرف
 جاکر جو جس منہ کی طرف منہ اپنا دورہ پورہ کر نی ہوں پر پہ خال دھار ہو
 اور دوسرا پہ کہ وہ زمین محور پر چونی ہو اور کتنی نشیں باوجود حرکت
 ہوئی کتنی کی اس کی نشیں سالن جانی جن اور کنارہ پر جو جن جن دلو
 متحرک سمجھنی جن اس طرح ہم ہی باوجود متحرک ہوئی زمین کی اس کی حرکت
 معلوم نہیں کر سکتی کہ پہ جانی جن کہ سناری متحرک جن اور پہ خال دھار ہی
 اول کو اس کہ وہ صد کی حساب کی اس معلوم ہو ہی کہ اکثر سناروں دن دایرہ
 اس قدر مسافت ہی کہ اگر با فرض زمین کی کوئی سنارہ جو جس منہ کی طرف
 اپنی دایرہ پر حرکت کرے تو زمین کی جو بہت نزدیک سنارہ ہو اور اور سنارہ

بنا ہوا دینی

آبی و ابرو کی اس کاوا برو نہایت چمٹا ہوا کسی حرکت مند ایک دفعہ میں دیکھ
 میں گھٹکی بہہ بات فاس کی باہر کی کہ اس نوڑی کسی حصہ میں ایک سنہری
 ہفتہ سرعت و خیال جو یکہ پہ میں غرتہ یی کہ ظاہر میں جو میں خدی معلوم ہوتا
 ہی غلط زمین کی حرکت کی ہی نہ پہ نہ زمین ہی سب و ابرو کھانہ زرد و قدہ ہو جا
 اور اچھی خبر پر ساکن ہو جیہ بطور کس کیم کی کیا ہی نقطہ نور دوم پہ کہ جب حرکت
 کا مدہ خلق ان میں سما کی مغنی حرکت ہوئی اور میں ہی اس حرکت کی بجز وہ سنا
 غیر یہ فادہ کی اور کچھ نظر نہیں پایا اولی ہی کہ ظہور اس فادہ کا حرکت اس کے
 ہو جو کہ قرین خبری کو کہ غم و مہنی جو کہ اس عالم میں ضعف و بیج شبنوی غفلت
 فاس میں مرقع ہی ہو جب اس حرکت ہوتا ہوئی ہو نہ پہ ہی زمین کی حرکت
 لی و سہ شری پس فسی ہی معلوم ہوا ہی کسی زمین جو نہ ہی وہ سنا

[illegible]

معلوم نہیں مہلتی ہی کچھ کھارکت نظر نہ دھم نہیں ناگوار اسد ہاوی
 کسی کہ جہاز تیرا دھواپی ہر جو شخص کہ کسی اندر مہلتی ہر اوار
 حرات اور کوئی باہر کی کسی ہر نظر مہلتی نو نہیں ہر معلوم ہونا
 کہ جہاز سان ہی اور شہاد ہر دہی متحرک دیکھو جہاز کی یہ بہت
 زمین کھنڈر مہلتی ہی اور کسی حرکت کوئی روئی دہ نہیں ہر کسی حرکت
 کرنا ہو مہلتی محسوس ہو اس زمانہ کی نادانف سزا میں غلام ہر غم مہلتی
 ہیں گمراہ میں مہلتی محو ہر مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی
 مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی مہلتی
 نہیں ہی اسکا جواب مہلتی کہ وہی خبر بہ کی خداف سمجھنی ہر مہلتی
 کہ خبر بہ کسی ایسا معلوم ہر ای کہ گمراہ اور جسم متحرک ہوا دھرتی

حرکت میں اس پرستی کی وجہ سے زمین کی گہرے اجائی نودہ ہمہ سب
 حرکت میں نہ کہ محض اس کی بی گہرائی اور کسی حد تک جہاں کسی گہرائی
 ہی کہ جب جہاں کی سہ سون کی ایک غیر چوڑا جگہ ہی وہیں سون
 ہی کی بی گہرائی گہرائی دوسری مثال یہ ہے کہ اگر ایک شے ہلکی جائے
 جہاں کی جہت سے گھٹا ہو اور دوسری شے ہلکی کی متقابل میں ہی
 رہیں اور وہ حرکت جہاں کی اوپر کی شے ہی ہلکی کی چونکہ جب
 بجی کی شے میں گہرائی چارم زمین کی شکل حقیقت میں وہ زمین گہر
 بہرے سطحی فریب گہرائی کی بی وجہ یہ کہ جہاں زمین ہی گہر
 حرکت کری ضروری گہرائی جس کی زمین کا اس سطح و خاصہ یہاں
 زمین کی حرکت سائیدہ اور اپنی حرکت کی باعث شکل سطحی یا مار بجی

کہو کہ یہ قاعدہ ہی کہ اگر آب جسم کی حرکت مستدبرہ ہو اور وہ ہم لطیف ہو
 اور کسی خواہش نہ ہی کہ اپنی مرکز سی و گردان ہو جادوی اور چکر اسکا
 ذات میں محدود نہ ہی غنی نہیں ہی جہی اور گردانی کی سب طرف سب
 کشم اور فرخ ہو جائے گا جو چن بپنری بہت مری کہ اپنی دبرہ کی مرکز سی
 بناد مری اور اگر آب جسم ایسا خادین کہ جس کی جزئی لطیف ہو اور کسی
 کی دونوں طرف میں و سوراخ مری محور کی مانند اس پنچ اسکی اندر گردن
 اور دسکو مری اندر سی محور پر مستدبر حرکت میں بغیر ہی کہ اسکی متصل نہ کیے
 بن جاگی اور دسکو مری جو قطر اور او مری جو قطر غام ہی و ہر جو
 جب کہ سب سب طبع جب کہ ای کی ہر ہر لطافت سب سب ہی سب ہی سب
 اور گردن این سب متصل صدق کی باعث و ہی نہ ہی نقطہ استو کی غلی کی زمر

ملاحظہ فرمائیے



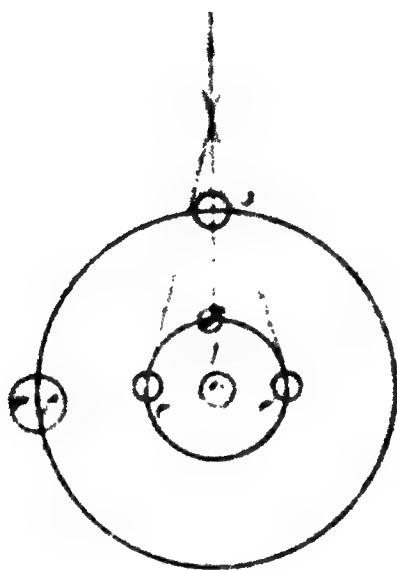
کتب کتب کی ہائی جن دو بستی ہوئی ہو بسا ہی ہر صبح مری خاموشی کی
 زمین کا محور پر ہوتا ہے یہ نوز میں شعل شعل بھی مری خاموشی کی اور خفیت
 حلاوت میں اس شعل کو غیبی ناکہ پی شعلوں کے آگے کوئی بجو رہا
 کہ سانپ کی اس فحش خنواں فطرت کی آگ میں کھوئی ساتھ اپنی بی بی خنوا
 کا فطر اس قدر پی ۱۸۹۵ اور میں کھو بی بی خنوا کی فطرت کی آگ میں کھو رہا
 مقل بی سانپ میں ایک مقل میں بی بی خنوا کی آگ میں کھو رہا۔ بی بی خنوا کی آگ میں
 ہر حرکت میں کھو رہا بی بی خنوا کی آگ میں کھو رہا۔ بی بی خنوا کی آگ میں
 ہر حرکت میں کھو رہا۔ ایک کی حرکت میں کھو رہا بی بی خنوا کی آگ میں
 بی بی خنوا کی آگ میں کھو رہا۔ بی بی خنوا کی آگ میں کھو رہا۔ بی بی خنوا کی آگ میں
 ہر حرکت میں کھو رہا۔ ایک کی حرکت میں کھو رہا بی بی خنوا کی آگ میں
 بی بی خنوا کی آگ میں کھو رہا۔ بی بی خنوا کی آگ میں کھو رہا۔ بی بی خنوا کی آگ میں

یعنی سنت جو دینی خدایہ کا تحقیق فی مافوق کو پہلی مثال کی سکونین اور ہر خط ہوتا
 کی نواح میں بجائے اس کا تحقیق باہر کی مافوق کی حرکت خط استوا کی نواح
 شمال کی سکونین بھی ہیں اور خواجہ اسحاق بن علی بن زین الدین نے کہتے ہیں کہ
 فرق در یافت کر کے کہتے ہیں کہ خط استوا کی دونوں طرف کی
 زمین محو کی مانند ہے جیسا کہ سکونین کی نسبت دو مشابہتیں ملاحظہ
 کیا دفرالسناس میں ہے باطل کر کے اور اس کے ساتھ کہ وہ مافی اودناہ ہے
 میں میں خزاہ کی فہم کر سکونین عالم میں بھی ہے جو دوہے شمالی در جو میں واقع ہے
 اس کی ایک طرف درجہ چالیس ہیں اور اس طرح جب اس کا خط استوا کی طرف
 ہیں کہ جس کی طرف ہے میں حرکت دے گا مگر فرما یا ہوں فی ان دونوں
 جہاں کر کے بار چالیس کی فہم کر کے طرف ہے جہاں میں ۸۰۶ گز پائی اور

حد استوائی طرف سے اُگے۔ جو کوہ بادشاہت سے تیرہ ہزار پانچ سو چھ درجہ جابر
 بین ابی جانب سے حرکت کرتا ہے یعنی ابی جابر بن کمال سے چار ہزار
 ہفت سو بیس درجہ نصف کی شکل یعنی مریخی اور قطب سے اُگے۔ جو کوہ
 اندھانوی زہرہ جو دینی اور ان دونوں سے جو یعنی ثانیہ زمین سے بھی محو ہے
 کوہی ابی اس سے دس گنا کم۔ ورنہ ابی جابر سے گیسو گنا کم۔ میں ابی کوہ
 پر گھوم مانی ہی اور یہی حرکت ہی جیسی ہے وہیں سے ہی جانی ہی ورنہ سزا
 اخذ نہ ہوتی اب یہ سمجھو کہ زمین سے ابی اس حرکت انخاب کی گری
 کرہ میں گری ہی اور اس حرکت حرکت سے نہ ہستی ہی یعنی اندک سے دس گنا
 ایک نصف کی حرکت کرنا۔ ورنہ ہر مریخی سے گیسو گنا کم اور اس حرکت
 غائب ہو کر ابی جابر سے کہ زمین سے حرکت سے کہی نہیں تو زمین سے غائب نہ مانی سوچ

شمال جانبی اور قطب جنوبی غیر متقابل برتاوی سرفہ میں شمالی قطب
 نصف سہی زبہ حصہ دینے کو سچ سامنے رہنا ہی اور اسے سچ شہ
 واکوں رات چھٹی اور دن ٹہرا ہوا ہی اور جنوب کے دن چوٹا اور
 رات بڑی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین قطب جنوبی کو سچ شمال ہوتا
 اس حالت میں پستی کی خوف ہونا ہی کسی حرکت نہیں واکوں دن بڑا
 اور رات چھٹی اور شمال کی کنا کنا دن چوٹا رات بڑی ہوتی ہی اور
 کسی زمین حرکت کی طرف اس مقام پر پہنچنے یا رجحانی دو قطب برابر
 دوری پر ہو ایسی وقت میں جگہ رات دن برابر ہوتی ہیں اور ایسی جہ
 ہونا ہی نقطہ اعتدال صبح اور شام کے کئی ہیں اور یہ برابر ہی ہر صبح و شام
 دو دفعہ ہوتی ہی اور ایسی گردش کا سبب کیا ہے کہ ہر صبح و شام یعنی ہر

سر دی صبا و خزان و زبا و بی بالی بار آورده کی هستی بی اورا بی حرکت
سجی بزمین باره بر جوی کی آب من بهمنی بی نو و ناک کی بر منی و کو
سورج ای مرج کی غبار و گهای و نهای اورا بی سکی گهی من که ایج سورج
فلوکی میج من بی با که سورج ندانی میج من بی سکی بهمن و فلان من با
اورا که خدای من به منوم و نای که سورج آب حلیه سی طوع و کرم و کوکی
جهت و دین و نای بر خفت من زمین نیکی حرکت بی اورا سورج جاد
فصلون کی خدی بی افتاب که است سی موم و بی نیای تر ذر سورج و نای
کوکی زمین بی کی حرکت سی سب فعلین بدینی این و بسیار هم و من که
پیدا است و نگاه زمین حرکت فعلی کار تر زمین که سب بی شوک بی
امی فکر و خدا جایی نو ای سب بار و نگاه بی نفس من سوا بی جو و بسیار



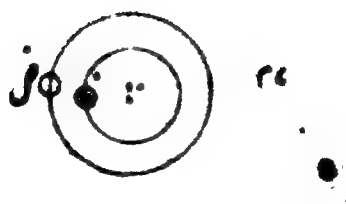
پر تاجان موباهي در پيار اور چهل اور دريا و خيولي انار من اور جيان
 اس من من اک کوه شزاره خبري و بساي چانه من بي دانه چاه
 اندر دونه نشي تک چيني موي اک معدوم چري اور پيريا معدوم چو چسي
 چکي معدوم اور دوسري حرکت ساني چيني پيارون کانا بکلي مردومنا
 در پير حرکت سياره کي نموني در نشي پير چي سني و نشي چي پير چي پير چي
 چي حرکت من سبب چي در حرکت فط مستقيم زين مسيح چي مسيح چي
 فرض زين مسنري کي ديه چي گذر چي چي چي چي چي چي چي چي چي
 مسنري متاعل نشي زين کي چي و کون و نشي چي حرکت نظر چي چي چي
 اس کي من سبب چي در زين حرکت نشي کي چي چي مسيح چي چي چي چي
 حرکت اک چي حرف و فقه چي چي چي چي چي چي چي چي چي چي

اگلی تہ جائیگی اب سہرچ اگر ایک خط دوسرا فرض کریں تو ہر ایک دراز
خطوں میں سے ایک دوسرے کو کاٹتا اور پھر زمین حرکت کرتی کرتی جا
تا دوسرے عام کر کے دوسری طرف سے منٹری کی طرف سرگردی اور کج
مخرج تیسرا خط فرض کریں بعض ہی کہ تینوں خط ایسے متقاطع ہو جائیں
اور ان کی طرف سے یہ بجائیں اور اس سے سب سے زمین اور منٹری کی مقام
کی دقت زمین سے گونگ منٹری تہری ہوئی معلوم ہوتی ہی اور جبکہ مقام
نہو جانب سے حرکت بھی سوم تہری جیسی دینی ہوتی ہی اور یہ بات
خوبی شعل کی مدح سے ظاہر ہے اب سوم کرنا جائیگی کہ سب بارون میں
سب سے عطار دہی پہ سبارہ اپنی ذات میں عالم ہی معنی کتاب کشن
ہے کہ کسی اور کی طرف متعلق اور مروز نہیں اور اس کے مروز فلان میں

ہر وقت جذبہ اور مسکندگی بخدا تعالیٰ فی جو اسکی دست میں رہی
 دی ہی ان دونوں کوئی سبب کی اپنی ماسدہ مغربی حد یہ پیکر قاف گلو
 ہر شاہی درگاہی سہی چاہ نہیں بنائی جسکی کوئی ہوئی کی گوردن سہی
 بادہ کر اور ایک مہر کوئی ہوئی اسکی ہی حرف کہنے ہو اور ہوڑ اسکی دور کی
 سبب دہلی ہی ان دونوں میں مختلف سہی نہ زورہ ہوڑ اسکی کوئی ہی ہر
 جو دو گنا اور نہ اسکی حال ہر سبب نہ جل سبب کا کہ دم سہی کی لینا دی ہو حق
 اسکی چرون حرف ہر جا اس ساری کی حرکت کوئی ہون ہی قیاس کر واد
 اسکی سوا ہی در سبب ہون ہی ہی حال ہی سن جو کہ اسکا دیرہ زمرہ کا
 رہا ہر کوئی چہ جن ہی اسکی اور سبب ہون ہی ہر سبب سہی سورج کی نزدیک
 رہا ہی اور سورج کی رو سنی کی ماری اکثر عاری لطر نہیں ہر نا اور بد

دورین کی ہن کم دکھائی دنیا ہی اس سبارہ پر سورج کی روشنی اور سب
 سباروشنی زیادہ پہنچتی ہے اور یہ دونوں سہ گنہ کی حصہ میں یعنی ہن کم
 نہیں ہن میں سارہ دورہ تمام کرنا ہی اور سورج کی روشنی کی بنا کسی مرہم
 پر جو داغ بن سو محسوس نہیں ہوتی ہن اور اس کی سب سے ایک سو کم ہن بعد
 کہ کتنی حصہ میں بھی جو ہر گھنٹہ ہی اور اس کی رات دن کتنی ٹہری ہوئی ہے
 اس کی دوری سے ہن ٹھوڑا ستر لکھ میل ہے اور قطر ۸۴۴۳۳۳ میل اور ہر سال
 ہن ایک لکھ بیس ہزار میل سورج کی گرد دلی کرنا ہی اور جو کہ خارج اس کی
 ذات میں مطلق نور نہیں اور جو مذکی طرح سورج کا مستنیر ہے اس کی توانا
 اس طرف کی جود سورج کی مخالف ہو اس کی سب طرف ہن اندر ہر طرف
 اور جب سورج اس سباری اور زمین کے بیچ میں اجاڑی اس وقت ہن عباد

ہن لکھنا



زمین کی مغایر ہونے پر ہر اقسام کے شمع بن جانے کی سبب بند ہونے پر اور
 حب بننے کی سبب سے چھاننے کی سبب اور زمین کی بخوبی دوج جگہ کی مانند
 مختلف شکلوں سے نمود ہونے پر ہر اقسام کے شمع بن جانے کی سبب ہر شے پر
 اس کی سبب سے زمین کی دینی اور اس کی دیر کا مبدی اور انوار مختلف
 ہر دوج کی دیر سے ساندہ دوج کی سبب سے زمین کی دینی اور انوار کی سبب
 سورج سے دنیا کو دینی سبب اور اس کی سبب سے سورج ہونے پر ہر مغایر ہونا
 کہ حب سورج سے انوار کو دینی سبب سے سورج بن اور ہر عطر و بن زمین اور سورج
 واقع ہوا سورج عطر و آب و کھد کی دنیا کی سبب سے سورج کی جرم ہر آب
 نقطہ سا زبرہ بہہ سارہ بہہ عطر و آب کی طرح عالم بذات ہی اور اس میں ہی
 ہی اور اقسام کے مستنیر جانے کا محتاج نہیں اور اس کی دیر ہر اقسام کے سردا

مگر وہ نہ مری جو جبکہ عطار و سہی سہی آفتاب کی اوپر دکھائی دینا ہی
 ایسا ہی پسہ سیارہ ہی غصہ جو نہی جب بہ سیارہ سورج کسی مرتفع دکھائی دے
 دنیا ہی اس صورت میں پسہ سکی کہ سورج دروازہ اور زمین کے اجاتا
 بالضرور زمین کی زمین کی دوری سورج کی مسافت کی نسبت نہ ہمہ
 معلوم ہوگی اور کسی زمینہ آفتاب کی نیچے ہی دیکھائی دینا ہی اس وقت تک
 اس حالت کی زمینہ سورج اور زمین کی سچ میں واقعہ جو نہی زمینہ کی
 زمین کی نزدیک بہ نسبت سورج کی واقعہ ہی اور زمینہ زمینہ ہی جہ کی طرح
 زمین کی گرد پھرنا ہونا نہ کسی ہی سورج کی سطح اور ادبی اس کے وہی نظر
 پڑنا اور حال یہی کہ ایک کسی طور میں بس نہیں با اسکی دوری سورج
 کسی ۱۰۰ کروڑ میل ہی اور ہر ساعت میں سورج کی گرد ۷۰۰ ہزار گر

طی کرنا ہی اور دوسو چوبیس دن اور سترہ ہفتہ کی مدد میں قند کی گرد و ہوم
 سرانجام دے گا۔ قند کرنا ہی یعنی سادہ سادہ میٹھی کی قند کے سر میں جو مائی کا سفیر
 ۶۶۶ ہلکی اور دس ہفتہ ۴۴۴ دفعہ میں اپنی محو پر ہر روز اور جبکہ پس
 روح کی طرف کی طرف جو مائی کی قند کی قند میں طبع قند
 نکھڑی سوت اور مائی سناہرہ میٹھی میں اور جب روح کی طرف کی سمت
 سبب عابدان جو مائی قند از خود قند میٹھی اور اس صورت میں اسکو
 کو دس ہفتہ میں اور ہر ایک طرف دس سو چوبیس دن کرنا ہی اور سبب
 ہی جانکی مانند دور میں کی مدد میں جدی جی سورنوس کی گہری دنیا ہی اور
 سورہ کی "ایرہ کا بدن اور انخوف شفقہ البروج کی "ایرہ کی یہ نسبت تیز
 درجہ اور چوبیس دفعہ ہی ایسی سبب میں کی رہی و کو کو زمرہ کا حرم

سورج کی جہم پر عطار کی مانند مگر کی نہیں ہو ناگہرا سوقت کہ زہرہ اور

سورج باہم منگ جوں اور ٹیک دو نوں د ابرو کن افق ہو بی

ارض یعنی زمین جو زہرہ کی او بری پہ پہی قائم ذات اور عطار د اور

زہرہ کی طرح اندکے نور چین بی اسکی دور بی سورج ۹۰ کرو میل

بی اور گرہنہ من ۵۰ ہزار میل طبعی کرنی بین اور ہمدون اور ہشت اور

۹۰ ہفتہ کی حرمت من شمس گرو بد کر نہا دور سادہ خام کرنی بی اور ارض

پہ چال ب کی گورہ کی حرمت سی ایک عیب جو نہ جد نہ بی چ عطرہ د کی

حرکت من عطرہ طبعی یعنی سمت رخا رہی کہ منی حصہ من عطرہ د ایک عرہ

خام کرنی انتہی د بر من عطرہ ب آوی دورہ کی ہونامی زمین عطرہ ۹۱۲

میل بی اور وہ جو سیس گنہ من ہجم سی بوب کی طرف اپنی کج رہ

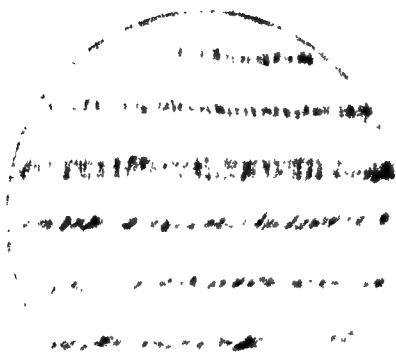
عقلمندی



مستطیری دایره مرجع پر اور دایره منقطعہ ابروج کی مثل اور خوف
 بقدر ایک دایرہ اور اہ دفعہ کی اور قطب اور اسکی دایرہ کی قطب کے درجہ
 میں غنم درجہ اور یہ ہدفہ میں اور اسکی روشنی زمرہ کی روشنی کا
 کم ہی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ زمرہ کی نسبت قطب و یہی امر
 منتر کی کی روشنی سی ہی جو اسکی بعد ہی اس میں روشنی کم ہی کر
 سبب کی کہ بعضی خاص خاص اسکی ذات میں ہی اور زمین کی مانند اسکا
 شکل کہ وہی غیر حقیقی ہی کہیں جیسا کہ زمین ٹیگول نہیں اسکی ہی زیادہ
 بہ سبب کہ گول ہی چنانچہ مرجع کی خطہ اسکی قطب کی نسبت اسکی محور سے

سانہ سی ہی جیسا کہ کی بندہ کی سانہ
 اسکا دایرہ مرجع کی دایرہ سی باہری اور یہ سببہ نام بیرون کا

ان کے ہی

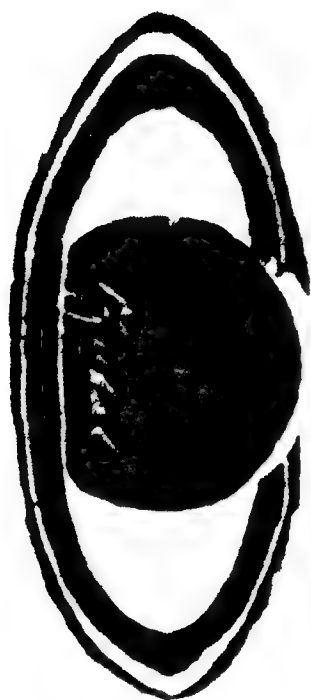


1

پنست نہای سوچ اسکی دوری ۹ م سہری اور ہر ساعت میں غمیں
سہلی گزرنای اور دس گنہہ دفعہ میں بھی کاری بارہ برس میں اجا
دورہ تمام گزرنای گناہ مہل کی اور جب میں سیارہ کو دور میں سی
و کہنی میں نقطہ دستاوی کہ چلی دیر نہوئی نقطہ میں بھی کئی قطر میں
بہ چنانچہ اس نقطہ کی گزشتہ سی معلوم ہو کہ نو گنہہ اور چھین دفعہ کی دھند
اسی مجھ پر دس دینہ گزرنای اور سنتری کی دایرہ کا مہل اور خوف
مناقتہ اور ج کی دایرہ سی اکٹ جہ انس دفعہ کی اور سنتری کا قطب اسکی
دایرہ کی سطح پر قائم کی اسکی سب سے سنتری میں فضوں اخذ ہو گا اور ہر
کی چال کہ نسبت سنتری کی حرکت بہت جلدی اس صورت میں ظاہری کہ ہر
نی نسبت سنتری کی شکل کرست میں ہر طرف ہی چھ سنتری سی خط استوا

فطر کی نسبت اسکی عمر کی سائیدہ ایسی ہی جیسی نیرہ کی نسبت بارہ کی سائیدہ
 زحل منتری کی اور بری اسکی افتاب سی دوری کا ٹکڑو ڈیسی اور
 گرہ نہ بن جائیس ہزار سیل کی زمانہ ہی اور دس ہزار سات سو چھاسر
 دن انیس ساعت سو دو دقیقہ بنے عاری ساڑھی برس اپنی میں اسکا
 برس چوٹا ہی اور دسک فطر اناسی ہزار و پچاس سیل عاری و چودہ
 سبارہ افتاب سی بہت دوری بری درادھن بی بی ام ہی اسکا
 اور سبارہ کی طرح بیسی اسکی گردن و زبہ معلوم نہ ہی جیست منتر
 ہر شبیل صا کی دور بن سی زحل کی جرم ہر خط اور نقطہ منتری کی نا
 و جی انبی معلوم نہ کہ بہ سبارہ دس ساعت سو دو دقیقہ دو نانہ میں نیر
 روزانہ حرکت محو پر نام کر ہی اوکسی دیرہ کا انحراف منطفہ البروج

بقا دیو کی



کی دایری سی دور درجہ دفعہ ثانیہ بی اور اوکسی قطر کا انحراف ہی اس
 کی قطب سی قریب سے درجہ کی بی اور اوکسی قطر کا انحراف ہی اس
 انحراف ہی حساب کی نسبت میں سے سائبہ باد کو کہ اعلیٰ مقامی ہے
 بی کہ محل سب بادوں کا دور بی مہر مناسبت کی تخمین ہی بر موسم ہوا
 کہ محل ہی یہاں کہ رسبہ دور نری جسی جس منی ہی پہلی کہ دور
 بی اس سب کو خارج سے خارج سے کی ماسٹر کی بانو کی قریب کو کہ
 جو ذکی شعور میں سی بی ایک سبہ دیکھ اور سداوسی ایک کینہ تو
 اور قریب درجہ سی کہ جی جو بی جبر ثری موسم ثری بی اسی نور دیکھا تو
 سی اعلیٰ قطر کو برابر یا چونکہ ثابت میں شفرق میں ثری ہی سی جائے
 بہت بار بھی سبارون ثری ہی اور پرودن بعد اوکسی کہت ہی کہ

دیکھی ہیں اس سب سے کہ جو ہر معنی دم دار سمجھنا نہ کہ کسی افقہ نگر کہ بے
 جانہ حبسی اور سب سے سوچ کی گرد پڑتی ہیں کئی طرح پر ہم ہیں افقہ
 کی گرد حرکت کرتا ہی اور جو کہ یہ سب سے خداوند تعالیٰ صامت نہ کہ
 ثابت کی مہر میں دیکھی دیکھنا اس سے اس سب سے کہ نام جس کا بس خبر نہ
 زمین قیاسی دوری اور کسی شے کو نہ اس شے کی دوری جو کسی
 یعنی ایک نہ کہ روزہ کہ میل اور زمین کی کسی شے کی جانہ کھنڈ
 ۱۱۲ میل کی اور اس کی دیر کا انحراف منطفہ اس دور کی دیر کی جانہ
 وقفہ اور زمانہ اور تمہیں ارجمہ سو نہیں دن چہ رہنے کی راستہ کی جانہ
 ہم جو ہیں جو ہیں افقہ کے گرد ہوتے ہی اور ظاہر میں اس سب سے کہ نام نہ
 عہد چہ زمانہ ہی اس سب سے کہ دور میں کی کم دیکھی دنیا ہی اور جانہ خبر

ان کی زبان پر

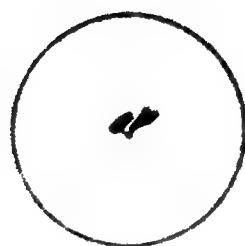
کہ ان سباروں کی سوئی چمکا مٹی اپنی کو کر رہا اور یہی چمکا رہا ہے۔ اور
 مٹی کی کینچ سے حال میں سا جہاں ان کی مٹی اپنی سر جو کہ مٹی جو اپنی
 خبر دہرے میں نظر نہیں پڑتی سوئی کس سبار کی چمکا دینا نام ہی ہے سبار
 جو کبھی جوتن دہرے کی مٹی دیکھتی دنیا ہی اس سبار کو پہلی دہرے میں
 مارچ کی مٹی چمکا نہیں دہرے کی دیکھتا کسی دہرے کی ان جوتن سباروں کے
 باہر ہی اور سوچ ہی بائیس کروڑ جو کہ مٹی نہیں مٹی اس کی دو کینچ
 ہی اور زمین میں اور دو سو چار سو دن میں سو کینچ کروڑ آباد رہے مٹی کو مٹی
 اور کسکی دایرہ کا ان کو مٹی سوچ ہی چمکا رہا ہے وہ دفعہ نام مٹی ہی
 دوسرا ان چار سو کسکی جو مٹی اس سبار کو پہلی بار دیکھتی مٹی کی مٹی
 میں دو دہرے کی دیکھتا کہ حافظہ ۱۲۲ میل اور سوچ ہی دہرے کی مٹی

ہل جی اور سبوانہن برکت دھندلے دھندلے غام نہ نای گرا کی حرکت
 دورہ شکل ہفتی بی یعنی اندی سا جانا نہ نہ طویل سسی بد قصہ اوٹا ہی اور مرد
 میں دور نہ افات نہ نوک نہ ہی اسوف میں کی حرکت سرچ یعنی جد ہونی
 اور چوہ سوچ سسی دور نہ کجا نہ ہی تب سکی حال بطی یعنی سن ہونی ی اور نہ غفہ
 البروج کی دایہ کا اخرف سا ڈوہ جودہ وجہ ی اور نہ چارون سبار
 سکی تمام سبرس ی اور ہی یونان میں بکا جن دیوہ یعنی میں سکی روٹا
 کی پی بوجہ سسی دیوہ کرمانی اور اپنی ہر دی ہر سکا بہت شجہ ہر فی اور کھی
 کر با کی سنی اور دورہ کر کی اساجی من میں کر کی اسہی با سہاب جانہی
 اس سبارہ کو سری بٹ یا نی کی با کر کو کر کو پر نی کی با ہو دن میں سسی اوک
 چر سہ نا پوی خوری مان کی برہم نہ نہ کو اٹھارہ ٹوہر میں کٹ نہ میں دیکھا



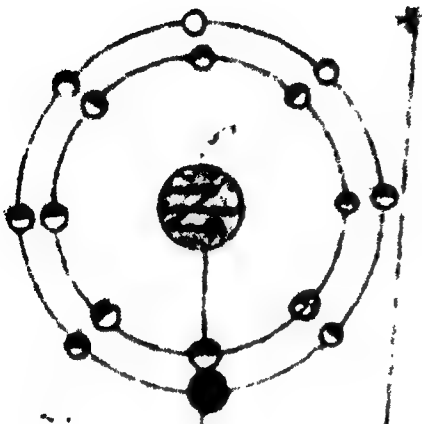
[illegible]

منہ نہ اسنی کہ سبھی سمارہ مرنج اور مرنج کی جیج میں ہیں اور مرنجی اور
 زحل اور ہر شیل انہی جیج میں کہ جھڈ کر جو جھاکس جو کہ بہہ سیاہ و حال میں
 در یافت ہوئی، موبہ سبھی جیجی گناہ و رجائا یا جو فعل متابع سبب
 بیان میں دانسی تھاد کر زہنی فعل میں مرقوم ہوگا کہ میں سیادت منالہ کو
 کہنی میں جو اصل سیادت کو انہی دابر کے مرکز میں کی گئی کہ وہی میں اور
 کی شمار میں شمار ہیں انہی سبب شامت سورہ جاندی کہ جسم میں ہی ہر
 کہ زمین کا شمع ہی جو منی ہر کی حصہ میں آباد و رہ نام کر کی زمین گھر دھوم
 انہی اسکا فطرۃ امیل وہ زمین سی جالبس خراہ دو میل دوری اور
 جسم زمین کے مقدار کی نسبت ایسی جیسا کہ میل حصوں میں سبب تغیر اب
 سبب حصہ اور بہت نامت وہی کہ زمین کے سطح جاندی سطح کی زینت تیرہ گونہ

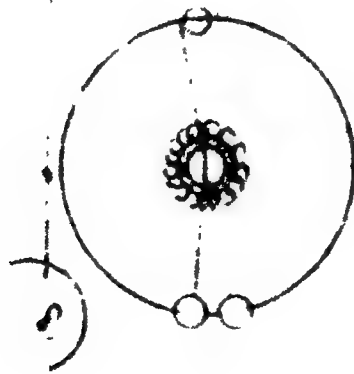


بُری یی اور اس طرح ادسکی روشنی ہی جہان کی نسبت نبرہ و نذر بادہ یی اور
 اور قمر کی دایرہ کی انحراف منقطعہ السراج کی دایرہ کی بانج درجہ اور انسا
 دفعہ اور دونوں کی قطر کا میدان قمریت جہ کی اور جیسا کہ چاند می زمین
 چٹائی یی اس جہت سے کہ ختار سورج کی مقابل ہو اسی قدر ہینٹ منور یی ہے
 روشنی بُری یی اس طرح چاند بر زمین روشنی کم و شمس یعنی یی اور جہ
 چاند لٹنا باسوم ہونای یعنی صوف کا زمین اور انسا کی بیج میں چاند ہونای فر
 جاد کی رہی اور زمین کے صورت ⁺ رہی کہنی میں درجہ ⁺ رہی دایرہ بر ہینٹ
 بہر ناجہ تنہای نمود ہونای نہ بن زمین فردا کو بدل سی دکھائی دینی ہی یعنی سیا اور
 چاند کی گردش اپنی محور پر اپنی ہی مدار میں ہونی یی کہ منی دہر میں زمین گرد چاند
 لپٹ کر ہی کہ چاند ہی لول یی اور زمین سی چوٹا اور اپنی تمام دورہ میں منہ زمین

باشند و گویا آدما بی نظیر مایه ای در انساب کے غروب کے وقت زمین پر نور
 منکوس کی روشن مونا بی اور دوسری طرف کا آدما بندہ دن روشن اور
 بندہ دن تاریک مونا بی اس حالت میں تاریکی ادبی فکر کی رینی والہ ہرگز زمین
 کو نہیں دیکھ سکتی جب کہ روہ ادبی کی پہلی سیر سفر میں اور بعد اسی آگے
 زمین خوب صاف دکھائی دیتی ہے اور اس وقت زمین انرا بھی معلوم ہوتی ہے جیسا
 ایک بارہ تاریک سورج کی برہنہ تیرہ گونہ ہوا فضا سفر کی چار
 بارہ تابع میں پہلی ردور کی سفر کی کی مرکز سی انجی جی جی حاصل ضرب
 ساڑھی بیچ کا قطر سفر کی کی نصف میں یعنی سرسری کا قطر ۸۹۱۷ نصف
 ۲۲۰۰۰ بی اعداد مضروب ساڑھی بیچ مضروب فیہ حاصل ضرب ۱۷۲۱۷۲۰۰
 میل اور ایک دن اٹھارہ سائے و قبضہ ۲۴۰۰ تانہ کی عرصہ میں آباد رہے تمام تر



سورة النور



دوسری جامعہ حاصل فرما کر کالیف فطر سنہ ۱۰۷۰ھ بمطابق
 ۱۰۷۰ھ کی آمد میں من اور غمرہ ساہزہ دفعہ ۳۴۴ نانہ میں غام جونی کی شہر
 بد شاہی جوہ کو نصف فطر سنہ ۱۰۷۱ھ بمطابق ۱۰۷۱ھ
 ۱۰۷۱ھ بمطابق ۱۰۷۱ھ کی آمد میں من اور غمرہ ساہزہ دفعہ ۳۴۴ نانہ میں غام جونی
 جونی کی آمد میں حاصل دیکھ کر کالیف فطر سنہ ۱۰۷۲ھ بمطابق ۱۰۷۲ھ
 میل اور مولہ دن در مولہ ۳۴۴ دفعہ ۳۴۴ نانہ میں غام جونی کی آمد میں
 نہیہ جانی کو جو کہ مناج ہی زمین کا حاصل جونی کی آمد میں غام جونی کی
 منہ ۱۰۷۲ھ بمطابق ۱۰۷۲ھ کی آمد میں من اور غمرہ ساہزہ دفعہ ۳۴۴ نانہ میں غام جونی کی
 وشمس کے بیچ میں جانی کی آمد میں اور غمرہ ساہزہ دفعہ ۳۴۴ نانہ میں غام جونی کی
 میں کو کہیں اور ایک اور ایک کی آمد میں اور غمرہ ساہزہ دفعہ ۳۴۴ نانہ میں غام جونی کی

وہی گرن دی بنی بنی نرسوم گوار و سر امکان پی جگہ سی ہرن
 حرفت او یہ سی سوم گوار کی ستا سی الپن دوری بنی سافت کبا
 حساب سی ۲ درجہ ی زحل کی سانہ سباری شایع ہر سی کی دور
 زحل کی جگہ سی مگر سی مقدر ی جتا حاصل ضرب باج کا زحل کی قطعہ
 بن ضرب دینی سی یہ سبارہ اکب کبش صا نہ رو دفعہ ۲۴ نانہ ہرن
 اپا دورہ نام گرنای دورہ کجا بہ ساری باج کا حاصل ضرب زحل کی نصف
 قطر بن اور دن سترہ سٹا ۴۴ دفعہ ۲۴ نانہ بن گرن دس نام گرنای تہہ
 کی سافت نہ کو نصف قطر زحل کی سانہ ضرب دینی سی حاصل ہوئی ی
 اور گرن دس گرنای چار دن بارہ سٹا ۴۴ دفعہ ۲۴ نانہ بن جو بنی کی دوری
 اتنی ی جو حاصل ضرب سبارہ کا نصف قطر زحل بن اور دن ۴۴ سٹا

هم دفعه باره خانه بن ایچی محور برکت رو خام نر نای باجون کله حاصل
 چون کا نصف نظر زحل بن اور نای دن سانبه بنده هم دفعه بن بنادو
 خام نر نای بن باجون سیارگی سواهی ستر بر نل کالی اک و چها ساج
 حصه و ایزه انبن باجون کی اندری ستر سونا سی کی سن بن سووم با نای
 به حاصل ۳۰ کی فریکه حاصل کا نصف نظر بن زکی بن نه سانت
 و قبه اور خانه کی حصه بن اک نه ایچی محور بر سووم خانه یی و حصه و نصف
 حصه بن کی کو چنی سیاری کو ویدیا نای سی اک بر سن سانون سیار
 ساج رمل و بها حصه و ایزه چنی سیاری کی دایری بهری کجا دود و
 ۴ حصه نصف نظر زحل کا و با نسیس س و جالیس قبه و چها سب نای
 بن نر دن خام نر نای بن سانون سیارگی سواهی کجا و نرم بر کلی رمل

J. L. L.

۹۲۲ء میں عربی حلقہ اور زحل کی ایک طرف کی سمت ۶۰۱ سال ۷۰۰ سال دوسری
طرف کی ۶۰۱ سال ۲۳۰ سال عربی حلقہ کی ایک حرکت عرض ۳۰۰۰ سال اور دوسری
طرف کا ۲۰۰۰ سال دونوں حلقہ کی سچ میں سا ۸۳۹ سال دوسری طرف ۲۰۰
سال میں عربی حلقہ کی اندرونی حرکت ۲۹۰۲ سال مذکورہ بالا اور زحل
حلقہ کا قطر ۸۸۳ میل اور عربی حلقہ کا عرض ۲۰۰ سال اور ان دونوں حلقوں کا
گردن و زینہ ایسی محوری کہ چلی گزردہ زحل کی سمت کرنا ہی سیدنی کی حرکت
زحل کی سمت کی بجائے ہی اور زحل کی حرکت سابقہ مذکورہ چلی گزردہ سمت
۳۰۰۰ حلقہ انانیمہ جزا آباد و رہ رہے تمام کرنا ہی زحل کی جانب میں دیکھ لیا اور
اس حلقہ کی سطح کا احواف منقطع السروج کی سطح سی بنی و رہ ہی اس کے
ہیئتہ سنگی شکل منبہل نی ہی لیبسی اور ہی لیبسی دیہی ہی کی کوہ و

حد و قطعہ کی دایرہ کی سطح سی سطحہ البروج کی دایرہ کی سائبہ بھائی ہر
 ٹیبلت زمین کی سمت واقع ہو نوہ قطعہ بدون ٹری دور بین کی دیکھائی ہو
 اس کی داسکا جم بیت کم پائی اور کدہ دور بین سی بی بارک خط مستقیم سا
 بین اوگیا اور جیہ خط ٹیبلت سورج کی مثل بنو نای نو بی ٹیس کی روشنی
 کی پہنچائی کی سیک ٹیس و گدی دنیا کی اور اکثر جی حلقی بھاوی فتح ہوئی ہر
 اکھاض سو فہن کیسی ہا اور کبھی کم محسوس ہو نای بہ نسبت اوکلی کہ جب
 زمین کی سمت مقابل بر بنا جو جس کی چہ سبارہ مصالح بین پیدا اپنی گردن
 پانچ دن کیسے سات محسوس قطعہ بن غام کر نای اور اوکلی طاری دوری ہر
 قطر ۶۰ نانہ بی دوسرا اپنی دورہ کو ۸ رور ۱۷ اساک قطعہ ۱۷ نانہ ہر
 غام کر نای اور بعد طاری ۲۷ نانہ ہر ۱۱ ان ۳۷ شام قطعہ بن اپنی طاری



پہر جانہی اور بعد اسکا ۳۰ تا ۴۰ جو بنام اون اگشتہ ہیں دہرہ بل کی حال
 میں انہی ہری بی گھوم جانہی سکی دوری میں بل انس کے پانچون
 ۳۰ دور اکسٹ ۲۹ دفعہ میں گردن نہائی اسکا بعد جو بی مصالح سی دہرہ
 یعنی ۱۰۰ دفعہ یہ تہہ جو صلیک دوسری اور چوتھی نہائی دہری مٹھنے
 اور وچ کی سطح کی غریبوں قلمہ کی مانی میں گردن دہرہ سباروں کے
 گردن اور سباروں کے گردن سی اتنی کہانی دہری چھٹی فصل جو بہت
 یعنی پوچھنا روں کی بائیں میلی حکموں اسبابان کی گردن سنارہ کن کا جو
 فقط ہر کی چھٹی کی نہری بی سکر ہلوں کی تجربہ کی سی اس اور بابائی
 لہ دھار سناری اور سباروں کی طرح ہیں رو کی گردن کی طرح کی ہی
 جی اور سبائی جو گردن قناب کے پہرہ میں قناب کی دہرہ کا گردن دھ

مہدی سرور ذوق آفتاب کے دایرہ مطلق سی جو شکل بعضی سی یا بر کمال جائے
 میں اور جب پہلی دیکھدی وہی ہنس ہنس کنی ہنس سی دور سی کالی کالی
 کمر ہونے سی اس سبب سی جائی کہ دھوا کوئی مقدار ہر مہینہ کی مقدار
 سی ضرور کم ہو کہ اور چٹا چٹا سورج سی دور ہونی چاہی میں انہی سی آج
 چال ہی کج ہونی سی اور جب سورج کی طرف آتی آتی صبح کی باس
 میں سوفت میں ایک بخار یعنی دشمنی کی کسر سی کہ جس سی دم ہی کہنی خیر
 ہو کہ آفتاب کے دایرہ بعضی سی یا بر کمال نی ہی مگر مہر سی کہ اس کا میل
 سورج کی سمت ہو دوروں جو کہ سورج کی باس نی ہی تو نون نہی ہو
 جانی ہی یہاں تک کہ بہت نزدیک پہنچے اچانک ہی پھر چنی کہ آفتاب سی دور ہو
 ہی دوسری طرف سی جہوٹی پڑتی باقی ہی یا بر انہی کہ دوسری طرف

کی ۔ امر جو مکہ و طرف افری کچھ کثرت پر رہی جب صحابہ کرام نے دیکھا
 کی وہ بیرون کی مسابقتی کم باقی رہ گئی وہ کئی دہائی کی دہائی کا زمانہ
 اور ان کی چال کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تھیں لیکن بار بار دیکھا جاتا ہے کہ وہ کئی تہہ
 میں مقنن ہو رہے ہیں اور ان کی طرح تمام ۔ لیکن یہ جاننا چاہیے کہ
 جن کو یہ بی دیکھا سو وہ بی ۔ بنا جو اس کی بی ۱۲۰ کی سن میں جس کے بعد اس کی
 دور کا حصہ ۲۰ سال کا حصہ بی بی اور دو ذنب کہ جو ۱۲۰ اور ۱۵۰ کی سن
 ۱۹۸۲ اور ۱۹۹۰ کی سن میں بی بن گئی تھیں وہ بی دیکھا کسی فرد میں کا حصہ
 قریب ۲۰ سال کی بنا اور وہ جو ۱۲۰ اور ۱۵۰ کی سن میں گئے تھے اس کی
 فرد میں کا حصہ ۸۰ کی سن میں اور جب وہ سوچ کی تھیں کہ وہ بی کی سن
 مناسب بی انہی بی جس کی سن کی دوری کی نسبت سوچ ہی ۔ مگر نسبت میں کی ہے

کی سب سے سچی معلوم ہے کہ اس وقت تک کسی گرمی جیسی گرمی نہ رہا
 موسم میں زمین پر جو حرارت ہوئی ہے اس کی گواہی ہمہ جہتہ طور پر حاصل ہے
 حساب کی روشنی سے دیکھا جائے کہ حالت ترقی میں جب سورج کی متقابل تابش
 تاثیر بہ نسبت کم گرمی کی دو ہزار سیڑی زیادہ ہے اس کی گرمی کی طاقت
 میں غریب سے ہر نقطہ ساؤن فصل کو کثرت کی خیر فایہ دہین ہے تاہم
 کہ خواب سب سے سب سے بڑی کی بہ نسبت مرتبہ میں متنازعہ دو پہچان سب سے کثرت سے
 خود سیارہ کی نور سے بہت صاف ہے دوسری ہے کہ ہر وقت دھندلی دہی ہے اور
 غائب ہے جو بی بی اور سیارہ نہیں بہ بات میں باقی جانی اور بہ جو بھی بہ
 غائب ہے جو جاتی ہیں کہ سب غفلت سے اس معلوم ہے جو خود ہی از بس جڑ
 نظر میں آتی ہیں اور دوسری جو ہر کی طرف میں شامل ہوئی ہیں بس ہماری نظر میں

سید کی مانع ہوئی سیوان تک نہیں پہنچیں اور جتنا کہ وہی دوری جو دیکھی گئی۔
 مانع بن گئی بن سناری ہی کی جگہ دیکھو دینی جاتی ہیں اور اس سنا۔ وک واکر
 بہر ہی کہ جس مقام پر آیت تھی وہیں سب سے زیادہ ہی سیاروں کی طرح ٹھہر
 پہلے واقعہ میں ہوا ہی اور اس لیے نہیں ثابت کی کہ اپنی جگہ میں سی
 نہیں مٹی میں اور اگرچہ زمین کا گرد مٹی کی جو محو رہی اس معلوم ہونا ہی کہ گویا
 اس میں بوسے کی حجم کی طرف حرکت نہ ہو جیسا ہم پہلے دیکھ کر مٹی کی گشتی کی سوا کہ
 زمین کی حرکت ہی حرکت کی خلاف معلوم ہوئی ہی جو دو سناری دو مکانوں پر
 دیکھو دینی بن جی دوری اور نزدیکی پر کہ غصہ ہوئی اتنی ہی دوری باہر دیکھی پر ہر
 ہمیشہ دین دیکھو دینی کی جگہ پر نہیں کہ گئی سارہ۔ سمان کی جگہ اور ہر مٹی کی جگہ
 اور زمین سی برکت کے دوری جیسی ہر ہر ہر دوری کے خدا تعالیٰ کی انیس جا جا ابا

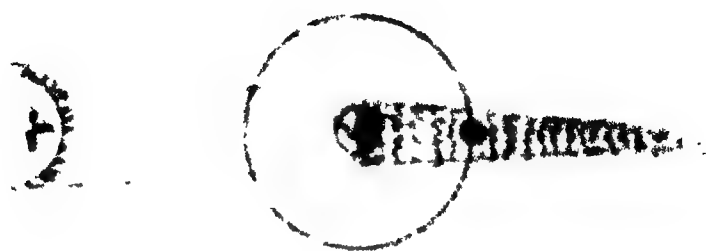
خبری کہ جتنی حد فاسر کسی باہری مشاود سناری جو نزدیک ہوں شاید
 اوی دوری پس میں اتنی ہی چوبی اناب میں اور سناعدن میں اور کجا
 نزدیک میں چنانچہ اگر ایک شخص کو کسی ناز کی باس فرض میں خود اسوقت
 سا خیال کر لیا اور اور کو یہ سمجھا کہ جسی روشن نقطہ میں اس خبری کر
 اور سنو سناری کہ دور میں دو چوٹی ٹری دہائی دینی میں اکا سب نقد
 دوری اور نزدیک ہی پس جو مقدار کہ اپنی درجہ کی بارون کجھدی کسی جسم
 ہوں اور اسکی سبب کسی اکا نام دوری کی مقدار کی بہ نسبت کہ اپنی یعنی سنی شمار
 کی سنارہ اور سنارہ کی بہ نسبت ٹری کہوئی دینی میں اوکو ندر اور سنی ہوں
 اور دوسری مقدار کی کو ایک دینی مقدار میں نو چوٹی ہر اور دوی بہ نسبت ٹری
 مشاہدہ میں اپنی ہوں اوکو ندر دوی کر کی برہنی ہوں اور اس طرح سناری خبری چہ ہر

پانچون پتي مندر کلي گهني بن راجا جي کي موسم جي حسنات کي ديو ديو
 صاف و درخشاڻي کي جي جو اسون آسمان پر گهني ثواب و گهني ويني پڻ هر
 بيت کي مخرج پر گهني مندر بن جي هر چون اور صور و نون پر خشم کي جي هر
 توان شمار و گهني شمار جي جي هر بن کي جيون هزار جي جي گهني گهني ويني
 کي مخرج ويني بن و نون گهني شمار جي جي باني جاني بن اسلي گهني گهني ويني
 صاف جو مندر شاهه جي هر بن کي او جي و گهني گهني ويني و گهني ويني
 جي هر کي بن کي مخرج و گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني
 مندر گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني
 اس هر گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني
 و نون و گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني گهني

گھر میں کرنی ہیں جب افنا کیے گھر و زمین اور سیارے گھومنی ہیں کہ واسطہ
 کہ فادہ مطلق کی جسکی حکمتیں نامشائی ہیں اور کوئی نہ کہی بات کسی صادر
 نہیں ہوئی ان سب بڑی سری سورج و خنسی ہنری فادہ کی ظہور ہیں
 ہیں اور ہر ایک کو دوسری کسی انہی انہی تفاوت بر مفرک باہی ہر دو عالم
 کی جی دی فریب جو دین اور دوسری فادہ ہی بیچنا ہو مخلوق نہیں یعنی جسے
 اندکے کو زمین وغیرہ کی روشنی کی بی بی بنا باہی سبط حراکت نہ کی بی بی
 ہدی عالم بہ کئی ہوں کہ ان جسموں یعنی توانی کی باعث دی مشہور ہوں اور
 یعنی ایسا ہی خیال کرنی ہیں کہ خدا کا فی ان سب توانی و فقط زمین کی بنا
 کئی بی بی بنا باہی یعنی کہ بانو دی شخص بہت سی ناواقف ہو گئی اور باہی
 سمجھا جو کہ خالق مطلق کسی فعل حثیت ہی صادر ہونا ہی کہ تمام بہ زمین
 اور ہر ایک

رہبت ہی خاتمہ اتنی دوری میں کہ بدون وہ رہی کہ پہلی نہیں دینی اور
 ان سناہوں میں کس طرح خاتمہ پہنچائی اور اگر پہلی خاتمہ اسکی مختلف
 معنوی نہ پہنچی تو مبادا سکوانہی قدرت ختمی جو ایک دو فرم میں متعدد کہنہی دنیا
 نہ ساری رہی ہو جسکی کدو صاف مری کہ اسکی جانب میں ہزار ہزار
 تھمیں اور بی شمار کتب میں اور یہی جہی جہی جہی جہی جہی جہی جہی جہی
 کائنات کے نسبت بہ عالم مجبور ہستی کے فروغ اور کتب نفعی اور بہو حسن
 کہ ہم جس میں ہیں اور وہ انسانی کے گرد بہرہ ناپی اسکی وہ بہرہ کی حرکت کا
 حصہ ایک کدو میل سی پی زیادہ ہی باوجود کہ کسی ساری نواب کی ہے
 نسب سورج کی قریب میں اور جب انکا بعد نواب سی اور کوئی گرد نہ تھا
 کی نہ ذرا سورج کی فوت جاوے کی باعث کسی ہی شاہد کہ میں نوبہات

بہت ظاہر ہو کہ فوائد شادی اپنی ذات میں گہری روشنی اور ہر
 انسی نہ بڑی مانند بی ثابت دوری بری خدا کا پی اکو اس میں خا پائی
 جہوں جہوں مبارک جو ادبی گروہ پر پی بن روشنی و گہری اور فوت
 دین اور ہم سمجھتی ہیں کہ بی سب فقط انسان کی قادی کو پی بن اس کے
 انواع موجودات میں جسکی نوع کو ہم درجہ گہری سنی بن گہری و طائر بہت
 اور نفعہ معلوم ہونا ہی کہ میں جب موجود کی ایک ہی مطلب کے
 باوجود نفعہ اور اخذ کے انواع محدود نہ بنا یا ہو غرض کہ سب میں مختلف
 فیصلح بیان ناور بانوسی ایسا معلوم ہے کہ انسان کا قدرت و راکہ پیچیدہ
 سمجھا کہ ناز و نوح جان گہری گہری جو پی بن اور ہر ایک شمس نری
 سب ہر ایک دوسری سب و افندی اور او سکی طرف میں کہ ہوں عالم



زیر آب دریا

دریا



سراج ہی رفیع اور دس زمین اور راہ بنائے گئی اور عہد دولت جو تفاوت
 جی ہر ایک پر کیا ہی پر محض تجارت اور کھان کی وصول کی سنی پیدا ہوئی جو
 بنائی سو فرما ہی اور جو ایک کراہی سو فرما ہی نقد

خلفہ

صفحہ	سطر	خلفہ	صفحہ
۳	۱۰	منہو	منارہ
۶	۲	عربی	خارجی
۱۴	۵	المب	مک
۱۸	۱	نماز	نماز
۲۲	۱۲	حرم پر	حرم پر

۴۸	۶	نمود	نویاری
۴۹	۱۲	۴۹	۴۹
۵۰	۲	حک	حک
۵۱	۱	اسی	واسی
۵۲	۱۹	مخانه	۴۴ مانه
۵۳	۴	۴۳ بل	۴۳ بل
۵۴	۳۱	۴۴ فرور	۴۴ م
۵۵	۱۸	۴۴ م م	۴۴ م م
۵۶	۱۰	۴۵	۴۵
۵۷	۱۲	۴۶	۴۶

جہاںک سو مائیدون ۱۹

۱۸

۱۷

۱۸ دنیہ میں آباد و دنیہ میں کرنا بی اور

۱۹ سعادہ جو بی شایع کی سہ بی جو کو

بی

۱۲۹

۱۲۹

۱۳

۲۰

۱۲۹ ۱۲۹ ۱۲۹

۱۱

۲۰

جہاںک

جہاںک

۱۱

۲۰

خام نہ کتاب مجبوعہ شمس جی ۱۱۱ - شاد جانی شمس جی ۱۱۱
۱۱۱ شمس جی ۱۱۱ ریل غبار نقشبندہ قبول ستر سار نقشبندہ
۱۱۱ شمس جی ۱۱۱ شمس جی ۱۱۱ شمس جی ۱۱۱

مالک از کتاب

الهی و ذلک ابوالمکاشی شیخ و مؤلف حسن حبیب ای

بمیرزا و قاضی و قاضی و قاضی

بمیرزا و قاضی و قاضی و قاضی

شاه و میرزا و قاضی و قاضی

راقم الدین بنیامین

ابوالمکاشی شیخ و مؤلف حسن حبیب ای

DR. ZAFIR HUSAIN LIBRARY

This Book belongs to
S. M. Iqbal
S. M. Iqbal.

10/20/50
M. (C) Iqbal
S. M. Iqbal

This Book belongs to

S. M. Iqbal